eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813

دستنبو کے اردو تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

ANALYTICAL & CRITICAL STUDY OF DASTANBU'S URDU TRANSLATIONS

ڈاکٹر علی کاوسی نژاد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہء اردو، یونیورسٹی آف تہران، ایران

Dr. Ali Kavousi Nejad,
Assistant Professor, Department of Urdu, University of Tehran

ABSTRACT

Mirza Asaduallah Khan Ghalib is amongst the poets who were master in both Urdu and Persian prose and poetry. He was famed for his Persian prose & poetry through out the Indian subcontinent. When Mughal dynasty was breathing its last, Ghalib was the only poet who strengthened Persian language and literature in those times of turmoil. In the mutiny of 1857 when British army captured the freedom fighters in Dehli, Ghalib recorded the accounts of fifteen months and wrote what he personally witnessed in Persian prose and the document was later named Dastanbu and became quite popular. Many scholars translated this book into Urdu. In this study we'll be presenting analytical and critical review of these translations by referring to their strengths and limitations.

KEYWORDS: Mirza Asadullah Khan Ghalib, Dastanbu, Persian prose, Urdu translations, analytical and critical analysis.

غالب کی جو تصنیف ہمارے لیے بہت اہم ہے وہ "دستنبو" ہے، یہ کتاب در حقیقت ایک روزنامچہ ہے جو غالب نے واقعۂ غدر کے دوران تحریر کیا اور اس میں جنگِ آزادی کے پندرہ مہینوں کی کہانی سامنے آئی جو تاریخی اور سیاسی لحاظ سے برصغیر پاک و ہند میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ انگریزوں نے اس دوران دہلی کو اپنے گھیرے میں لیا اور ہندوستان کے حریت پسندوں نے ان کا مقابلہ کیا۔ شہر میں آمد و رفت کے ذرائع بند تھے اور غالب کو اپنے بھائی مرزا یوسف کی بڑی فکر تھی جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ دہلی میں سکونت پذیر تھے۔ یوسف اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا تھا اور اس کے اہل خانہ اس کی تیمارداری پر مامور تھے۔ بدقسمتی سے یوسف کو شدید قسم کا بخار ہوا اور بستر پر پڑے رہے اور کوئی خاص افاقہ نہ ہوا۔ یوسف بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے رب سے جا ملے اور غالب کو اپنے بھائی کی ہجرت سے بڑا صدمہ ہوا۔ غالب

نے دستنبو فارسی زبان میں لکھی اور دہلی شہر کے چشم دید حالات و واقعات قلمبند کیے۔ برصغیر پاک وہند کے مترجمین نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اس تحقیق میں ہماری کوشش ہے کہ آپ محترم قارئین کی سہولت کے پیش نظر ان تراجم کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ پیش کریں جس سے دستنبو کے اردو تراجم کی نوعیت آپ پر واضح ہو سکیں۔

"دستنبو" کے اردو تراجم۔ تحقیقی جائزہ

1-کتابِ دستنبو کے خلاصے کا ترجمہ__ مترجم؛ مرزا یعقوب بیگ نامی

یہ ترجمہ دستنبو کا پہلا ترجمہ ہے جس میں مرزا یعقوب بیگ نامی نے دستنبو کا مختصر اور منتخب ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی، اپنی تالیف "مرزا غالب کا روزنامچہ" کے آخر میں شامل کیا ہے۔ خواجہ حسن نامی کی کتاب ۱۹۴۰ء میں تیسری مرتبہ محبوب المطابع پرنٹنگ پریس دہلی سے شائع ہوئی جس میں یہ خلاصہ شامل کیا گیا ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے اس ترجمے کے حوالے سے وضاحت کی ہے اور اس موضوع پر روشنی ڈالی ہے کہ مرزا یعقوب بیگ نامی، مرزا فتح اللہ بیگ عرف مرزا رجب بیگ کے پوتے ہیں اور مرزا رجب بیگ، غالب کے چچا زاد بھائی تھے۔ اس ترجمے پر خواجہ حسن نظامی نے "مضمون دستنبو پر رائے" کے عنوان سے تبصرہ لکھا ہے اور اسے اپنی کتاب میں شامل کیا ہے۔

2-دستنبو، مترجم؛ رشید حسن خاں

"دستنبو" کا یہ ترجمہ دراصل رشید حسن خاں کا ہے لیکن سہواً ۱۹۹۴ء میں ترقیِ اردو بیورو نئی دہلی سے پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے نام سے چھپا۔ یہ ترجمہ مختلف رسائل میں بھی چھپا ہے اور ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے اپنی کتاب "غالب اور انقلاب ستاون" میں بھی یہ ترجمہ رشید حسن خاں کا اپنے حواشی کے ساتھ شامل کیا ہے۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن اس ترجمے کی یوں وضاحت کرتے ہیں:

> ۱۹۶۱"ء میں دستنبو کے دو الگ کلّی تراجم سامنے آئے۔ ایک ترجمہ رسالۂ تحریک دہلی اپریل-مئی ۱۹۶۱ء ص (۷۳-۵۳) میں چھپا تھا۔ یہ ترجمہ مخمور سعیدی کا ہے۔ دوسرا ترجمہ رسالۂ اردوے معلّی دہلی جلد دوّم شمارہ ۳-۲ باب فروری ۱۹۶۱ء (ص ۱۷۷ - ۲۳۲) شائع ہوا۔ یہ ترجمہ رشید حسن خاں صاحب کا کیا ہوا ہے۔ یہی ترجمہ ضروری حواشی کے

ساتھ اس کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حواشی میرے لکھے ہوئے ہیں۔[1]"

ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے حسب ضرورت حواشی کا اہتمام کیا ہے۔ جب میں نے اس ترجمے کا دوسرے تراجم سے موازنہ کیا تو واضح طور پر یہ بات سامنے آئی کہ ان تراجم میں واضح فرق نظر نہیں آتا۔ یہ ترجمہ رسالہ افکار غالب نمبر ۱۹۶۹ء میں بھی شائع ہو چکا ہے لیکن مترجم کا نام یہاں بھی درج نہیں ہے۔ اس اشاعت میں فارسی اشعار بھی درج کیے گئے ہیں اور ان کی ذیل میں اردو نثری ترجمہ بھی شامل ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے بتایا ہے یہ ترجمہ مجلہ اردوے معلّٰی (غالب نمبر) کی جلد نمبر ۲ میں شامل ہو گیا ہے۔ اردوے معلّٰی کے جدید ایڈیشن (۲۰۱۱ء) جو شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی سے شائع ہوا ہے۔ دستنبو کا فارسی متن اور اس کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ لیکن کہیں بھی مترجم کا نام مذکور نہیں۔ دستنبو کے فارسی متن کے ساتھ غالب کا وہ قصیدہ بھی شامل ہے جسے غالب نے ملکۂ برطانیہ کی مدح میں لکھا۔ اس کے علاوہ دستنبو کے فارسی الفاظ کی ایک فرہنگ تیار کی گئی ہے جس میں ۲۸۷ الفاظ اور تراکیب کے معانی درج کیے گئے ہیں۔ دستنبو کا اردو ترجمہ صفحات نمبر ۲۶۳ - ۳۰۹ میں درج ہے۔ اردوے معلّٰی (غالب نمبر) تین جلدوں میں شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی سے شائع ہوا ہے۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن کے علاوہ کسی نے بھی اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ یہ ترجمہ دراصل رشید حسن خاں کا ہے جو غلطی سے پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ محمد انصار اللہ نے بھی اپنی کتاب "غالب ببلیو گرافی" میں دستنبو کے اردو تراجم کی جو فہرست قائم کی ہے اس میں بھی انھوں نے اس ترجمے کو خواجہ احمد فاروقی سے منسوب کیا ہے۔

3- دستنبو، تصحیح و تحشیہ و ترجمہ بہ اردو، پروفیسر شریف حسین قاسمی

شریف حسین قاسمی نے اپنے ترجمے پر ایک سیر حاصل مقدمہ لکھا ہے۔ اس مقدمے میں انھوں نے دستنبو اور اس کی فارسی نثر کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ ترجمے کے لیے شریف حسین قاسمی کے پیش نظر "دستنبو" کی پہلی اشاعت رہی۔ شریف حسین قاسمی کے پیش نظر ان کے بقول "دستنبو" کے دو تراجم رہے۔ چنانچہ وہ خود مقدمے میں لکھتے ہیں:

"دستنبو کا اردو میں کئی بار ترجمہ ہوا ہے۔ ان میں سے دو تراجم راقم کے پیش نظر رہے۔ رشید حسن خاں صاحب کا ترجمہ زیادہ مکمل اور اصل سے قریب تر ہے۔ اس میں دستنبو کے مطالب کی بہتر افہام و تفہیم کے لیے اردو الفاظ و عبارات میں ردوبدل کی گنجائش تھی۔ یہ کام انجام دیا

گیا ہے۔ اسی طرح کہیں کہیں دو چار جملے اور ایک دو ابیات کا فارسی ترجمہ شامل نہیں تھا۔ اس کمی کو پورا کیا گیا۔ اسی طرح دستنبو کا نسبتاً ایک مناسب اور مکمل ترجمہ پیش خدمت ہے۔(2) "

شریف حسین قاسمی کے مطابق ان کے پیش نظر دو تراجم رہے لیکن انھوں نے دوسرے ترجمے کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ اب رہا ان کا اپنا ترجمہ جس میں انھوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ انھوں نے رشید حسن خاں کے ترجمے میں ردوبدل کیا ہے۔ میں ان کی بات کی زیادہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ یہ ترجمہ جو انھوں نے اپنے نام سے غالب انسٹی ٹیوٹ سے چھپوایا ہے دراصل رشید حسن خاں کا کیا ہوا ترجمہ ہے۔ صرف اس میں مختصر ترمیم کی گئی ہے۔ شریف حسین قاسمی یہاں اس قضیہ میں حق بجانب نہیں ہیں کیوں کہ انھوں نے دوسرے مترجم کا ترجمہ اپنے نام سے شائع کروایا ہے اور یہ کہ کتاب کی جلد پر رشید حسن خاں کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اس کو کیا نام دیا جاسکتا ہے؟ ترجمہ رشید حسن خاں کی تخلیقی صلاحیت اور ان کی فکری اُپج اور محنت ومشقت کا نتیجہ ہے۔ شریف حسین قاسمی نے نہ صرف رشید حسن خاں کا ترجمہ بعینہٖ منتقل کیا ہے بلکہ حواشی وہی ہیں جنھیں ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے اپنی کتاب "غالب اور انقلاب ستاون" میں ترجمے کے ساتھ شامل کیا تھا۔ شریف حسین قاسمی کو یہاں تک بات گوارا نہیں تھی کہ اس موضوع کی بیشتر وضاحت کرتے اور اصل حقائق کی نشان دہی کرتے۔ رشید حسن خاں کا ترجمہ ایک بار سہواً پروفیسر خواجہ احمد فاروقی کے نام سے ترقی اردو بیورو، نئی دہلی سے شائع ہوا اور شریف حسین قاسمی نے بھی اپنے نام سے چھپوایا۔

یہاں ہم اس ترجمے کو شریف حسین قاسمی کے تراجم سے خارج کرتے ہیں اور رشید حسن خاں کے نام سے منسوب جانتے ہیں۔ شریف حسین قاسمی نے ایک مقدمہ دستنبو کے حوالے سے تحریر کیا ہے اور اس کے علاوہ فارسی متن اپنی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کا کیا ہوا کام تصحیح وترمیم متن کے ذیل میں آتا ہے۔

یادگارِ غالب میں شامل دستنبو کے منتخب حصوں کا ترجمہ ــــ مترجم؛ نسیم احمد عباسی

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، نسیم احمد عباسی نے یادگارِ غالب میں شامل فارسی عبارات کا آسان اور رواں ترجمہ کیا ہے۔ یادگارِ غالب میں دستنبو کے منتخب حصے بھی شامل ہیں۔ جدید ایڈیشن میں نسیم احمد عباسی نے ان مختلف حصوں کا نثری ترجمہ کیا ہے۔

دستنبو کے اردو تراجم۔ تنقیدی مطالعہ

"کتاب دستنبو کے خلاصے کا ترجمہ" ___ مترجم؛ مرزا یعقوب بیگ نامی

مرزا یعقوب نے "دستنبو" کے ان واقعات و حالات کا جو اٹھارہ سو ستاون کی جنگ آزادی میں اہمیت کے حامل تھے، ان کا اردو ترجمہ کیا ہے اور باقی حصے خاص طور پر دستنبو کی تمہید کو نظر انداز کیا ہے۔ غالب نے "دستنبو" میں بہت سے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جن کو ہم دساتیری الفاظ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ "دستنبو" میں غالب نے ہر صفحے کے حاشیے پر ان اجنبی اور نامانوس الفاظ کے معانی درج کیے ہیں۔ غالب کا یہ دعویٰ تھا کہ انھوں نے ممکنہ حد تک عربی الفاظ و تراکیب استعمال کرنے سے اجتناب کیا ہے پھر بھی ہمیں دستنبو میں عربی الفاظ ضرور ملیں گے۔ عربی الفاظ کے علاوہ انگریزی الفاظ کا استعمال بھی نظر آتا ہے۔ غالب کی دستنبو جیسی ثقیل نثری تصنیف کا ترجمہ کرنا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ مرزا یعقوب بیگ نامی پہلے وہ شخص ہیں جنھوں نے دستنبو کے منتخب حصوں کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ انھوں نے اپنے ترجمے میں اسلوب کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے اور آسان اور رواں اسلوب میں جملوں اور تراکیب کا ترجمہ کیا ہے جس میں کہیں پیچیدگی اور ابہام نظر نہیں آتا۔ البتہ اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ مرزا یعقوب بیگ نے غالب کی مشکل تمہید اور مختلف حصوں کو چھوڑ کر زیادہ تر واقعۂ غدر سے متعلق حوادث اور واقعات کو اپنے ترجمے میں قلمبند کیا ہے اور غالب کے سوانحی حالات اور ان کے خاندان خاص طور پر ان کے بھائی میرزا یوسف کی موت کے حوالے سے ہمیں معلومات نظر نہیں آتیں۔

مرزا یعقوب بیگ نامی کے اس ترجمے پر خواجہ حسن نظامی دہلوی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور مذکورہ ترجمے کی خصوصیت اور خوبیاں بیان کی ہیں:

> "رسالۂ دستنبو کا ترجمہ ختم ہوا۔ میرزا نامی نے جس خوبی سے دستنبو کا ترجمہ کیا اس کی تعریف مشکل ہے۔ جو لوگ ترجمے کی دشواریوں سے واقف ہیں وہ دستنبو کا اصل متن سامنے رکھیں گے تو ان کو بے اختیار اس ترجمے کی داد دینی پڑ گئی کہ غالب کی سخت اور مشکل عبارت کا جس کو عربی الفاظ سے دانستہ محفوظ رکھنے کی کوشش کی گئی تھی، ایسا عام فہم اور صحیح ترجمہ کیا گیا ہے کہ تعجب ہوتا ہے۔ دوسری خوبی یہ ہے کہ

ترجمہ کے الفاظ غالب کی اردو طرزِ تحریر سے مشابہ کر دیے گئے ہیں اور بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ غالب ہی کی لکھی ہوئی عبارت ہے۔ تیسری خوبی یہ ہے کہ ترجمہ بالکل روزنامچہ کا سا بنا دیا گیا ہے تاکہ کتاب روزنامچہ کی عبارت سے اصل معلوم نہ ہو، یہ تمام کمالات معمولی نہیں ہیں اور میرزا نامی کیغیر معمولی قابلیت کو ظاہر کرتے ہیں۔[3] "

خواجہ حسن نظامی نے دل کھول کر اس ترجمے کی خوبیاں گنوائی ہیں۔ خواجہ حسن کے بقول مرزا یعقوب بیگ نے صرف دو دن کے اندر اندر یہ خلاصہ تیار کیا ہے۔ اگر دستنبو کی فارسی نثر اتنی ثقیل تھی تو مرزا یعقوب بیگ نے کیوں اتنی تیزی سے یہ خلاصہ تیار کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ غالب نے دستنبو میں موجود ثقیل اور نامانوس الفاظ کی ایک فرہنگ کچھ یوں تیار کی تھی کہ ہر صفحے کے حاشیہ پر ثقیل اور نامانوس الفاظ درج تھے۔ میرے خیال سے مترجم کے لیے یہ مشکل کام آسان ہو گیا اور مترجم نے باقی دوسرے حصوں کو چھوڑ کر صرف واقعۂ غدر کے حوادث و واقعات کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ترجمے میں کہیں فارسی اشعار کا ترجمہ نہیں ہے اور غالب کا وہ قصیدہ جو انھوں نے ملکہ برطانیہ (وکٹوریہ) کی شان میں لکھ کر دستنبو میں شامل کیا تھا اس کا ترجمہ بھی موجود نہیں۔

دستنبو (اردو ترجمہ) __ مترجم: رشید حسن خاں

دستنبو کا ایک مکمل اور عمدہ ترجمہ رشید حسن خاں کا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، یہ ترجمہ ایک بار خواجہ احمد فاروقی کے نام سے شائع ہوا اور شریف حسین قاسمی نے بھی اس ترجمے میں تھوڑی سی ترمیم کر کے اپنے نام سے شائع کیا۔ ڈاکٹر سید معین الرحمٰن نے رشید حسن خان کا یہ ترجمہ اپنی کتاب "غالب اور انقلابِ ستاون" میں شامل کیا۔ معین الرحمٰن نے اس ترجمے میں حسبِ ضرورت حواشی کا اہتمام کیا ہے۔ رشید حسن خان نے اپنے ترجمے میں جو پہلے مجلۂ افکار (۱۹۴۵ء)، اردوے معلّیٰ (۱۹۶۱ء) شائع ہوا تھا اور ترقی اردو بیورو نئی دہلی سے (۱۹۹۴ء) خواجہ احمد فاروقی کے نام سے پھر سے شائع ہوا۔ مختلف عنوانات قائم کیے ہیں۔ ہر مضمون سے پہلے الگ الگ عنوانات قائم کیے گئے ہیں تاکہ قاری سہولت کے ساتھ متعلقہ واقعے کے متعلق معلومات حاصل کر لے لیکن ڈاکٹر معین الرحمٰن کی "غالب اور انقلابِ ستاون" میں یہ عنونات حذف کیے گئے ہیں۔

غالب اپنے فارسی خطوط اور فارسی نثر میں نہایت خوبصورت اور مشکل فارسی تمہید بنانے میں استاد منائے جاتے ہیں۔ اس مشکل اور مغلق فارسی نثر کا اردو میں ترجمہ کرنا ہر کسی

کے بس کی بات نہیں لیکن رشید حسن خان نے اس مشکل مرحلے کو اپنی صلاحیت کے باعث بہ آسانی ہموار کیا ہے۔ یہاں دستنبو کی تمہید رشید حسن خان کے ترجمہ کے ساتھ ملاحظہ ہو:

"توانا داور نہ سپہر فراز، لغت اختر فروز، و دانا خدای رواں باتن آمیز، دانش و داد آموز، کہ این ہفت و نہ رابی مایہ وافزار فراز آور دو کارھای آسان و دشوار راروای و بندھای سست و استوار راکشایش بہ کشش و کوشش اینان باز بست۔ اندازۂ این بربست و برنہاد نہ بدان انداز بست کہ این کالبدھای باھم ستیز ندہ از یک دگر گریز ندہ بہم آمیز ندہ روان نداشتہ باشند و در فرماندھی از فرمانبری نشان و در گرایش ودرایش از نخست پاس فرمان نداشتہ باشند[4] "

ترجمہ:

"عظیم طاقت کامالک ہے وہ شہنشاہ جس نے نو آسمانوں کو بلند کیااور سات ستاروں کو روشنی عطاکی۔ بڑا صاحب علم ہے وہ خدا جس نے جسم کو روح سے سرفراز کیااور انسان کو حکمت وانصاف (کی دولت) بخشی جس نے مادے اور وسائل کی مدد کے بغیر سات (زمینوں) اور نو (آسمانوں) کو پیدا کیا۔ مشکل اور آسان کاموں کا بن جانا (اس سلسلے میں راستے کی) معمولی یا غیر معمولی رکاوٹوں کا دور ہونا (ان سب امور کو) ان کی رفتار و اثرات سے متعلق کیا۔ (خدا نے) ان ضابطوں کو اس طرح مرتب نہیں کیا کہ یہ اجرام باہم متضاد ہیں (مختلف صفات رکھتے ہیں) ایک دوسرے سے دور دور رہتے ہیں اور (کبھی) ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ طاقت کے باوجود فرماں برداری نہ کریں اور قوتِ کار فرمائی اور صلاحیت تاثیر کے باوصف فرمانِ (قدرت) کے تابع نہ ہوں۔[5] "

رشید حسن خاں نے حسب ضرورت مختلف مقامات پر قوسین میں الفاظ استعمال کیے ہیں۔ تمہید کے علاوہ دستنبو کے دیگر حصوں میں رشید حسن خاں نے دہلی کی بربادی کی کہانی جو مرزا غالب نے بیان کی ہے اسے بڑے دلچسپ اور سادہ ورواں اسلوب میں ترجمہ کیا ہے۔ اس ترجمے کی ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ جہاں غالب کی فارسی نثر میں ابہام اور پیچیدگی ہمیں محسوس ہوتی ہے وہاں رشید حسن خاں نے اس ابہام کو دور کیا ہے اور مترجم نے اردو فارسی دونوں زبانوں پر اپنی مکمل دسترس اور مہارت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ہر چند "دستنبو" کے مشکل

الفاظ کے معانی حاشیے میں درج ہیں لیکن مترجم نے بڑی مہارت سے ان مشکل الفاظ کے معانی لڑی میں پروئے ہیں جس سے قاری محظوظ ہوتا ہے۔ غالب ہندوستانی حملہ آوروں کی لوٹ مار و قتل وغارت کی کیفیت سناتے ہوئے لکھتے ہیں:

"زیور و پیرایہ لولیان شہر جز آن مایہ کہ در گردن و گوش زن و دختر شگرد است ھمہ در کیسۂ شبر وان سیہ کار ناجوان مرد است۔ نیم بازی کہ بدان نازنینان باز ماند گدازادگانِ نوتونگر بردند، تا سرمایۂ نمانمای خویش سازند۔ اکنوں مہرپیشگان نازی کہ از خوبان بایستی کشید از بدان ھمی کشند۔ ھر ناکس از ان رو کہ بادپندار سری در سر آوردہ است، تا اندازۂ اندازوی گیری۔ بپذیری کہ خویشتن را بہ پیکر گردباد در آوردہ است۔[6]"

ترجمہ:

"کوتوالِ شہر کی زن و دختر کے علاوہ ساری نازنیناں شہر کا زیور بزدل اور سیاہ کار راہزنوں کے قبضے میں ہے۔ (زیور و آرایش سے معریٰ ہونے کے بعد) ان نازنینوں میں جو ہلکا سا اندازِ ناز باقی رہا تھا۔ اس کو ان نو دولت گدازادوں نے چھین لیا کہ ان کی خود نمائی کے کام آئے جو محبت کرنے والے نازنینوں کے ناز اٹھاتے تھے۔ وہ اب ان بدنہادوں کے ناز اٹھانے پر مجبور ہیں۔ ان گھٹیا لوگوں کے دماغوں میں غرور اس حد تک سما گیا ہے کہ اگر ان کی حرکات کو دیکھو تو معلوم ہو گا کہ کچھ بگولے چکر کھاتے پھر رہے ہیں۔[7] "

آپ نے مذکورہ فقروں کے ترجمے سے اندازہ لگایا ہو گا کہ رشید حسن خاں نے ایک ایسا اسلوب اختیار کیا ہے کہ غالب کی مشکل نثر آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا، دستنبو جیسی مشکل نثر کے ترجمے کو دیکھ کر رشید حسن خاں کی ترجمے میں صلاحیت کی داد دینی چاہیے جنھوں نے دستنبو کی مشکل اور مغلق نثر کو رواں اور آساں اسلوب میں ترجمہ کیا، غالب شناسی اور غالب فہمی کے حوالے سے ایک نیا باب کھل گیا۔ اب اس امر کی ضرورت ہے کہ غالب شناسی کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے رشید حسن خاں کے ترجمے کو از سر نو شائع کیا جائے تا کہ دوسرے محققین اور دانشوروں کو بھی اس بات کا علم ہو جائے کہ رشید حسن خاں نے ترجمے میں اپنی صلاحیت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

یادگارِ غالب میں شامل "دستنبو" کا منتخب ترجمہ، نسیم احمد عباسی

نسیم احمد عباسی نے "دستنبو" کے صرف ان حصوں کا ترجمہ کیا ہے جو مولانا حالی کی یادگار غالب میں شامل ہیں اور یہ وہ فقرے ہیں جن میں مرزا غالب نے ہندوستانی حملہ آوروں کا دہلی شہر پر قبضہ اور انگریز سپاہیوں کی قتل وغارت کی کہانی سنادی ہے۔ اگر اس ترجمے کو بغور مطالعہ کیا جائے تو ہمیں پہلی نظر میں ایک لفظی ترجمہ دکھائی دیتا ہے لیکن نسیم احمد عباسی نے کوشش کی ہے جہاں تک ممکن ہو سکے وہ لفظی ترجمے سے دوری اختیار کریں اور جملوں کی ساخت اور اسلوب کو مدنظر رکھتے ہوئے بامحاورہ ترجمہ کریں۔ اس مختصر اور مفید ترجمے میں ہمیں اس بات کا علم ہوتا ہے کہ نسیم احمد عباسی غالب کے مدعا اور مطلب سے بالکل واقف ہیں اور ان کا یہ ترجمہ یقیناً مفید ثابت ہوگا۔ ترجمہ پڑھتے ہوئے ہمیں ایک مقام پر غلطی نظر آتی ہے جس کی طرف اشارہ کریں گے۔ اصل متن ترجمے کے ساتھ ملاحظہ ہو:

----"شہر ھای بی شہریار پُر از بندہ ھای بی خداوند، چنانکہ باغ ھای بی باغبان پُر از درختاں نابرومند[8] "

ترجمہ:

---"شہروں کا حال یہ ہے کہ ان میں کوئی حکمران نہیں بندوں سے بھرا ہوا مگر آقا کہیں نہیں جیسے بغیر باغبان کے باغ جس میں پھلوں سے لدے درخت ہیں۔[9]"

نسیم احمد عباسی نے **"چنانکہ باغھای بی باغبان از درختاں نابرومند"** کو غلط ترجمہ کیا ہے۔ اس فقرے میں **"نابرومند"** سے مراد وہ درخت جو بے ثمر ہیں جن پر کوئی پھل نہ ہو لیکن نسیم احمد عباسی اس کے برعکس ترجمہ کیا ہے۔ رشید حسن خاں نے اس فقرے کا یوں ترجمہ کیا ہے:

"--- شہر حاکموں سے خالی اور بندہ ہائے بے خداوند سے بھرا ہوا جیسے باغ باغبان سے خالی اور درختانِ بے ثمر سے پر ہو۔[10]"

جب ہم دستنبو کے تراجم پر نظر ڈالتے ہیں تو مرزا یعقوب بیگ نامی کے مختصر اور مفید ترجمے کو اوّلیت حاصل ہے چونکہ مرزا یعقوب بیگ پہلے وہ مترجم ہیں جنھوں نے دستنبو میں شامل واقعات وحوادث کا ایک مختصر ترجمہ پیش کیا ہے۔ مرزا یعقوب بیگ کے مختصر ترجمے کے بعد ہمیں رشید حسن خاں کا مکمل ترجمہ نظر آتا ہے جس میں رشید حسن خان نے دستنبو کے پورے واقعات وحوادث کو مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ کر ڈالا ہے اور ان کے ترجمے کی

نمایاں خوبی یہ ہے کہ انھوں نے ترجمہ کرتے وقت غالب کے نثری اسلوب کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ترجمے میں ایک طرح سے تخلیقی کیفیت بر قرار رکھی ہے جس سے قاری پورے طور پر محظوظ ہوتا ہے۔ البتہ یہی کیفیت ہمیں مرزا یعقوب بیگ نامی کے مختصر ترجمے میں بھی بہ وضوح محسوس ہوتی ہے۔ دونوں تراجم کو بیک وقت پڑھنے سے یہ بات بہتر طور پر سامنے آتی ہے۔ اب دونوں مترجمین کے تراجم اصل متن کے ساتھ ملاحظہ ہوں:

---"اگر مرگ اخگر بار زبانہ برگ کہ مردم از دست وی روی بہ ناخن کنند و جامہ در نیل زنند، بر بالینِ این کشتگان بہ مویہ خروشد، و درین سوگ سیاہ پوشد رواست۔ واگر سپہر خاک گردد و فرو ریزد و زمین سراسیمہ چون گرد از جا بر خیزد بجاست۔[11] "

مرزا یعقوب بیگ خاں نامی:

----"اگر موت ان مقتولوں کے سرہانے ماتم میں سیاہ پوش ہو کر گریہ وزاری کرے تو روا ہے اگر آسمان خاک ہو کر برسے اور زمین غبار ہو کر اڑے تو بجا ہے۔[12]"

مرزا یعقوب بیگ نے مختصر اور مفید ترجمہ کیا ہے اور غالب کے مطلب و مدعا کو بڑے مختصر انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے برعکس رشید حسن خاں پوری امانت داری کے ساتھ غالب کے نثری اسلوب کو اردو کے پیکر میں ڈھالا ہے۔ ترجمہ:

----"فنا(کی) چنگاریاں برسانے والی وہ موت، شعلے جس کا سرمایہ ہیں، جس کے ہاتھوں لوگ غم زدہ رہتے ہیں اور ماتمی لباس پہننے پر مجبور ہو جاتے ہیں، اگر ان مقتولین کے سرہانے آہ وزاری کرے اور اس غم میں سیاہ پوش ہو جائے تو روا ہے۔ اگر آسمان (اس غم میں) غبار کی طرح منتشر ہو جائے اور زمین گردباد کی طرح اپنی جگہ چھوڑ دے تو بجا ہے۔[13]"

آپ نے مذکورہ بالا دونوں تراجم کو اصل متن کے ساتھ ملاحظہ کیا۔ دونوں تراجم کے اس فرق کا ہمیں پتا چلا کہ جہاں مرزا یعقوب بیگ نامی نے مختصر اور موجز انداز میں ترجمہ کیا ہے وہاں رشید حسن خاں نے تمام جملوں کو ترجمہ کیا ہے اور اصل مطلب بیان کرنے کے لیے ایک اچھا نثری اسلوب اپنایا ہے۔

ان دونوں تراجم کے علاوہ نسیم احمد عباسی کا ترجمہ بھی قابل غور ہے۔ انھوں نے ان منتخب حصوں کا نثری ترجمہ کیا ہے جو یادگارِ غالب میں شامل ہیں، جب راقم الحروف نے نسیم احمد عباسی کا کیا ہوا ترجمہ، رشید حسن خاں کے ترجمے کے ساتھ ملا دیکھا تو ایک مقام پر مجھے یہ بات صاف طور پر نظر آئی کہ رشید حسن خاں نے جہاں ایک فقرے کے ترجمے میں لفظی ترجمے سے احتراز کیا ہے۔ وہاں نسیم احمد عباسی نے بالکل متن کے مطابق ترجمہ کیا ہے اور یوں ہمیں نسیم احمد عباسی کے ترجمے میں یہ خوبی نظر آتی ہے۔ اب اصل متن دونوں مترجمین کے تراجم کے ساتھ دیکھیے:

> "مشتی گدایانِ گوشہ گیر از بخشش انگریزی توشہ گیر، کہ ناں باترہ و دوغ می خورند و در شہر دور از یک دیگر پراگندہ جا بجا روزگار بسر می برند(14)"...

رشید حسن خاں کا ترجمہ:

> "کچھ مسکین، گوشہ نشین جن کو انگریزی حکومت کی مہربانی سے کچھ نان و نمک میسر تھا، شہر کے مختلف علاقوں میں ایک دوسرے سے دور زندگی کے دن گزار رہے تھے(15) "---

رشید حسن خاں نے **"کہ نان باترہ و دوغ می خورند"** کا ترجمہ **"کچھ نان و نمک میسر تھا"** کیا ہے جو اصل متن کے مطابق نہیں ہے۔ نسیم احمد عباسی نے مذکورہ عبارت کا لفظی ترجمہ کیا ہے اور اصل متن کے بالکل مطابق ہے۔ نسیم احمد عباسی:

> "چند مٹھی بھر غریب فقیر، گوشہ نشین جو سرکارِ انگریزی کی بخشش سے گزر اوقات کا سامان پاتے تھے تاکہ ساگ بھاجی اور مٹھا اور چھاچھ وغیرہ سے روٹی کھائیں۔ دوسرے لوگ آبادی سے دور پریشان حال مختلف جگہوں پر زندگی بسر کر رہے تھے۔(16) "

البتہ جہاں رشید حسن خاں نے بعض مقامات پر اصل متن کے مطابق ترجمہ نہیں کیا اور اس میں ہمیں تھوڑی سی کمی محسوس ہوتی ہے وہاں شریف حسین قاسمی نے ان فقروں کے ترجمے میں ترمیم و اضافہ کیا ہے۔ یوں شریف حسین قاسمی نے رشید حسن خاں کے ترجمے کی تصحیح کی ہے اور اپنے نام سے شائع کروایا ہے۔ اس ترجمے پر انھوں نے حواشی کا اہتمام نہیں کیا بلکہ یہ وہ حواشی ہیں جو ڈاکٹر معین الرحمٰن نے رشید حسن خاں کا ترجمہ اپنی کتاب میں شامل کرتے وقت لکھے تھے۔

حوالہ جات

1- ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، غالب اور انقلاب ستاون، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷

2- ڈاکٹر شریف حسین قاسمی، "مقدمہ"، مشمولہ، دستنبو (تصحیح و تحشیہ و ترجمہ بہ اردو)۔ نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۰۷ء

3- خواجہ حسن نظامی، میرزا غالب کا روزنامچہ، دہلی: محبوب المطابع پرنٹنگ پریس، ۱۹۴۰ء، ص ۴۷

4- میرزا اسد اللہ خاں غالب، دستنبو، مرتبہ؛ عبدالشکور احسن۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء، ص ۳۳

5- رشید حسن خان، "دستنبو" (اردو ترجمہ)۔ مشمولہ، غالب اور انقلاب ستاون، ڈاکٹر سید معین الرحمٰن، لاہور: الوقار پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۸

6- مرزا اسد اللہ خاں غالب، دستنبو، مرتب؛ عبدالشکور احسن، ص ۴۱

7- رشید حسن خان، "دستنبو" (اردو ترجمہ)، مشمولہ، غالب اور انقلاب ستاون، ص ۱۲۸

8- مرزا اسد اللہ خاں غالب، دستنبو، مرتب؛ عبدالشکور احسن، ص ۴۰

9- نسیم احمد عباسی، مشمولہ، یادگارِ غالب، مولانا حالی، ص 409

10- رشید حسن خان، "دستنبو" (اردو ترجمہ)، مشمولہ، غالب اور انقلاب ستاون، ص ۱۲۷

11- مرزا اسد اللہ خاں غالب، دستنبو، مرتب؛ عبدالشکور احسن، ص ۳۹

12- مرزا یعقوب بیگ نامی، "دستنبو" (اردو ترجمہ)، مشمولہ، میرزا غالب کا روزنامچہ، خواجہ حسن نظامی، دہلی: محبوب المطابع پرنٹنگ، ۱۹۴۰ء، ص ۶۲

13- رشید حسن خان، "دستنبو" (اردو ترجمہ)، مشمولہ، غالب اور انقلاب ستاون، ص ۱۲۶

14- مرزا اسد اللہ خاں غالب، دستنبو، مرتب؛ عبدالشکور احسن، ص ۳۸

15- رشید حسن خان، "دستنبو" (اردو ترجمہ)، مشمولہ، غالب اور انقلاب ستاون، ص ۱۲۴

16- نسیم احمد عباسی، مشمولہ، یادگارِ غالب، مولانا حالی، ص ۴۰۷